شیخ عبدالرحمن چشتیؒ

از: جناب ڈاکٹر محمد عمر صاحب ریڈر شعبۂ تاریخ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

(۲)

(۶) مرآۃ مسعودی اس رسالے میں سلطان الشہداء سالار مسعود غازی کی سوانح عمری کو قلم بند کیا گیا ہے جس کا بنیادی ماخذ ملا محمد غزنوی[1] کی تاریخ ہے۔ وہ تاریخ اسی عہد میں لکھی گئی تھی۔ ملا محمد غزنوی۔ سلطان محمود غزنوی کا ایک ملازم تھا۔ اس رسالہ کا انگریزی میں بی۔ ڈبلو۔ چیپ نے خلاصہ پیش کیا تھا۔ اکبر علی ابن محمد بخش نے اس کا خلاصہ اردو میں کیا تھا۔ خود عبدالرحمن چشتی نے اس کا خلاصہ قصہ سالار مسعود غازی کے نام سے کیا تھا قلمی نسخے ہندوستان کے کتب خانوں میں ملتے ہیں۔

(۷) مرآۃ الاسلام بختاور خاں نے شیخ عبدالرحمن چشتی کی ایک اور تصنیف کا حوالہ دیا ہے جس کا نام مرآۃ الاسلام تھا۔ دوستانہ تعلقات کی وجہ سے عبدالرحمن نے اس کا ایک قلمی نسخہ بختاور خاں کو بھی بھیجا تھا۔ اس کتاب کے بارے میں بختاور خاں نے اپنی رائے ان الفاظ میں ظاہر کی ہے۔ "فی الواقع کتاب خوب و مستحسن و مرغوب است"[2] غالباً اب یہ کتاب ناپید ہے کیوں کہ نہ تو سی۔ اے۔ اسٹوری نے اس کتاب کا ذکر کیا ہے اور نہ کہیں دوسری جگہ اس کا حوالہ نظر سے گذرا ہے۔

(۸) مرآۃ المخلوقات یہ منظوم سنسکرت ایک رسالے کا فارسی نثر میں ترجمہ اور اسلامی نقطۂ نظر کے مطابق اس کی تشریح ہے۔ یہ رسالہ سنسکرت میں ہندو نظریۂ تخلیق کائنات کے

۱؎ عبدالرحمن چشتی نے اس تاریخ کا نام نہیں بتایا ہے۔ ۲؎ مرآۃ عالم۔ ص ۲۷۱ الف و ب

بارے میں مہادیو اور پاروتی میں ایک مکالمے کی صورت میں ہے۔ اس سنسکرت رسالے کی تصنیف منی وششٹ سے منسوب کی جاتی ہے۔ شیخ عبدالرحمٰن نے سنہ ۱۰۴۳ھ میں یہ رسالہ مرتب کیا تھا۔ اس رسالے کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انھیں ہندو مذہب کی سنسکرت کتابوں پر عبور حاصل تھا اور انھوں نے ہندوستانی تصوف کا بھی گہرا مطالعہ کیا تھا۔ دیومالائی قصوں اور کہانیوں کا وہ اچھا خاصا علم رکھتے تھے مرآۃ المخلوقات کے دیباچہ میں عبدالرحمٰن چشتی نے لکھا ہے کہ ہندوؤں کی مذہبی کتابوں میں بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بارے میں بشارت پائی جاتی تھی لیکن اس حقیقت کا علم محض چند پنڈتوں تک ہی محدود تھا۔ ان پنڈتوں نے مذہبی تعصب کی بنا پر اس بات کو عوام سے پوشیدہ رکھا تھا۔ یہی سبب تھا کہ اعلیٰ طبقے کے ہندوؤں کے دلوں میں مسلمانوں کی طرف سے تنفر و عناد کا جذبہ کارفرما تھا۔ اس عناد و تعبد کو دور کرنے اور اس علم کو عوام تک پہنچانے کی غرض سے انھوں نے منی وششٹ کے رسالے کو فارسی میں منتقل کیا تھا تاکہ دونوں فرقوں کے فارسی داں حضرات کو ان پوشیدہ حقائق کا علم ہو جائے۔

زیر نظر رسالہ اسی رسالے کا اردو ترجمہ ہے جسے اس خیال سے بھی اردو میں منتقل کیا جا رہا ہے کہ عہد وسطیٰ میں مسلمانوں اور ہندوؤں کے تہذیبی تعلقات کو نظری سطح پر سمجھنے کے لئے یہ رسالہ ایک اہم اور بنیادی ماخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔

مرآۃ المخلوقات

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ علی محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین (حمد خدا کے لیے ہے جو تمام عالموں کا پالنے والا ہے اور عاقبت پرہیزگاروں کے لیے ہے، اور صلوٰۃ ہو محمد کے اوپر، ان کی آل کے اوپر اور ان کے تمام اصحاب پر)

اس کے بعد یہ خاکسار فقیر عبدالرحمٰن چشتی رسالہ مرآت المخلوقات تصنیف کرتا ہے۔ چوں کہ اس خاکسار نے ہندوؤں کی ان تواریخ کا مطالعہ کیا تھا جو جنیات (شیو کی تخلیق) کے زمانے میں

لکھی گئی تھیں لیکن اُن کتابوں میں کہیں بھی ابوالبشر (آدم) صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر نہیں ملتا ہے۔ اس قوم کے بعض ناقص لوگوں نے آدم علیہ السلام کے ذکر کو اُن کتابوں سے خارج اور الگ کر دیا۔ اور اپنے مذہبی تعصب کی بنا پر اس بات کو پوشیدہ رکھا۔ بالآخر بہت تحقیق و تفتیش کے بعد بشست کی ایک کتاب دستیاب ہوئی جس کے آتر وگفنڈ (آخری باب) میں آدم علیہ السلام اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اور اُن کی بزرگی اُن کی اولاد اور اخلاق کا مفصل بیان پایا جاتا ہے۔ اور یہ بشست قوم جنیات میں ایک مُنی ہوا تھا اور اُن کی (ہندوؤں) اصطلاح میں رسول کو مُنی[1] کہتے ہیں۔ حالانکہ بشست بذاتِ خود صاحبِ کمال ایک فرد تھا لیکن مہادیو کے فیضان سے اکثر علوم کسب کئے تھے۔ اور اس نے اس علم کو اپنی قوم تک پہنچایا تھا مہادیو (یا شنکر) کو ابوالجن کے نام سے موسوم کرتے ہیں یعنی بابائے جن جنیات قوم میں مہادیو کو ایک رسول کی حیثیت سے بھیجا گیا تھا۔ تاریخ طبری[2] کا مصنف اور دوسرے معتبر مؤرخین اس بات پر متفق ہیں کہ جنیات قوم کی تربیت اور ہدایت کے لئے جن بحیثیت رسول آئے۔

قال اللہ تعالیٰ الجانَّ خلقناہُ من قبل الخ (ہم نے جنوں کو تیز چلنے والی ہوا کی آگ سے پیدا کیا)

روضۃ الصفا[3] کے مصنف نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ ابوالجن کا نام

---

[1] خاموشی سے عبادت کرنے والا۔

[2] ابوجعفر محمد بن جریر الطبری کی ولادت آمل میں ۸۳۰ء۔ ۲۲۴ھ میں ہوئی تھی اور بغداد میں ان کا انتقال ۳۱۰ھ ۹۲۳ء میں ہوا۔ ان کی شہرۂ آفاق کتاب کا نام تاریخ الرسول والملوک ہے۔

C.A. STOREY: PERSIAN LITERATURE. (LONDON) 1970) PART. I. VOLUME I. PP 1-263

[3] محمد بن خاوند شاہ بن محمود، جو میر خاوند کے نام سے مشہور ہیں۔ ایک سید خاندان کے فرد تھے وہ خاندان بہت زمانے پہلے بخارا میں بس گیا تھا لیکن اُن کے والد برہان الدین (باقی اگلے صفحہ پر)

سوا سنت ہے۔
اور اس کا لقب جہان (؟) اور روضۃ الصفا میں اس کا اسم گرامی آدم علیہ السلام لکھا ہے کیونکہ جہان کا نام نارند تھا (اصل نسخہ میں نارندبوس لکھا ہے) جب اس کی اولاد اور اقربا روئے زمین پر بھاری تعداد میں پھیل گئے تو حق جل علا نے ان پر شریعت (قانون) نازل فرمائی۔ ان تمام

(باقی حاشیہ صفحہ گزشتہ کا) خاوندشاہ نقل سکونت کر کے بلخ چلے گئے اور ان کا وہیں انتقال ہوا۔ میر خاوند ۸۳۷ھ میں بلخ میں پیدا ہوئے لیکن انہوں نے اپنی بیشتر زندگی ہرات میں گذاری جہاں انہیں میر علی شیر کی سرپرستی حاصل تھی انھوں نے چھیاسٹھ سال کی عمر میں ۹۰۳ھ/۱۴۹۸ء میں وفات پائی۔ روضۃ الصفا فی سیرت الانبیاء والملوک والخلفا تاریخ عام ہے جو سات جلدوں یا قسموں پر مشتمل ہے۔ (۱) تخلیق کائنات سے یزدگرد تک (۲) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اور چاروں خلفاء کا بیان (۳) بارہ اماموں، بنو امیہ اور بنو عباسیہ کے حالات (۴) بنو عباسیہ کے معاصر حکمراں خاندان (۵) چنگیز خاں اور اس کے جانشین (۶) امیر تیمور اور اس کے جانشین ۸۷۳ھ/۱۴۶۹ء میں ابوسعید کے انتقال تک۔ (۷) سلطان حسین اور اس کے بیٹوں کا حال ۱۵۲۲ء-۱۵۲۳ء تک۔

C. A. STOREY. PERSIAN LETIRATURE (LONDON. 1970) VOL. I. PART. I. PP. 92. 93. PART. II PP. 1236-37

حاشیہ صفحہ ہذا

۱؎ سوم شیکر (सोम शेखर)

۲؎ یہ کتاب غیر معروف ہے۔ بڑی تحقیق و تفتیش کے بعد بھی نہ تو اس کتاب کے کسی مخطوطہ کا پتہ چلا اور نہ ہی مصنف کا نام معلوم ہو سکا۔

لوگوں پر اپنی اطاعت لازم کردی ہندوستان کی تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بیاس کو بشست کا پوتا اور اس کا جانشین مانتے ہیں۔ مہادیو کا نام سوم شیکھر ہے اور ناروُ نامی ایک دوسرا عابد تھا جو مہادیو کا ہم عمر تھا۔ اُس کا سلسلۂ نسب برہما تک پہنچتا ہے اور بشست کا وجود بھی برہما ہی کی ذات سے وقوع پذیر ہوا ہے۔ برہما کی تخلیق کے بارے میں اختلافِ رائے پایا جاتا ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ ابوالجن کی تخلیق آگ سے ہوئی تھی لیکن بیاس کے کلام سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ دیو یہ عنصری تھا ان چاروں میں سے ایک۔ یعنی آگ، پانی، خاک، اور ہوا)۔ ان کی اصطلاح میں دو قسم کے دیوتا ہوتے ہیں یعنی ملائکہ، اُن کی دو قسمیں متعین کی گئی ہیں۔ ایک قسم نورانی، قسم دوم عنصری کہ ان سے تولید و تناسل ممکن ہے۔ اور تفسیر[۱] زاہدی میں بھی یہ لکھا ہے کہ ملائکہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں، قسم اول "ناری" (آگ) اور قسم دوم، "نوری" قسم اول کے مطابق ملائکہ گناہ سے معصوم ہوتے ہیں اور قسم دوم سے تخلیق عمل میں آتی ہے۔ اور اُن سے نسلیں وجود میں آتی ہیں۔ قولہ تعالیٰ نسل وذریت[۲]

---

[۱] تفسیر زاہدی یا لطائف التفسیر سیف الدین کے مصنف کا نام ابونصر عبداللہ بن الحسن بن عبدالسلمان تھا۔ اس تفسیر کی تصنیف بخارا میں ۵۱۹ھ/۱۱۲۵ء میں ہوئی تھی۔

C. A STOREY PERSIAN LITERATURE. (LONDON. 1970)

جلد اول: حصہ اول، ص ۳۰

جلد اول حصہ دوم ص: ۱۱۹۰

[۲] مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں مرات المخلوقات کے چار مخطوطے ہیں۔ ان سب مخطوطوں میں محولہ بالا آیت نامکمل ہے۔

نسخہ عبدالسلام کلیکشن۔	قولہ نسلاً وذریۃً ص ۱۳ الف
حبیب گنج	قولہ تعالیٰ اصلاً دریہا ص ۱۲ الف
سلیمان۔	قولہ تعالیٰ

حضرت شیخ محی الدین[1]، مصنف فصوص الحکم بھی اس قول سے اتفاق کرتے ہیں کہ ملائکہ ارضی، سماوی اور عنصری ہوتے ہیں اور عرش پر رہنے والے ملائکہ اور مقربین ملائکہ نورانی ہیں۔ غرض کہ مصنف طبری اور روضۃ الصفا کے مصنف نے چار زمانوں کو چار ادوار میں منقسم کیا ہے۔ پورے دو ادوار جنوں (قبل از آدم پیدا) نے روئے زمین پر حکومت کی تھی اور حق تعالیٰ نے ان کے لئے شریعت یا قوانین نازل فرمائے تھے۔ تیسرے دور میں اُن پر دنیاداری یا مادیت غالب آگئی۔ لہٰذا اکثر جنوں نے ان احکامات سے روگردانی کی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ انہیں نیست و نابود کردیں۔ فرشتوں کی فوج آسمان سے زمین پر اُتری اور تمام جنوں کو اپنے قہر و غضب کا نشانہ بنایا۔ اُن کے بعض لڑکے معصوم تھے، انہیں گرفتار کرکے آسمان پر لے جایا گیا۔ انہی قیدیوں میں عزازیل بھی تھے۔ چونکہ انھوں نے فرشتوں کی صحبت سے فیضان حاصل کیا تھا۔

اس لئے انھیں ایک ایسا مرتبہ حاصل ہوگیا کہ عرش پر بیٹھ کر فرشتوں کی ہیئت تربیت کرنے لگے۔ اور فرشتوں کی فوج کے ساتھ روئے زمین پر اُترے۔ تمام روئے زمین کو اپنے قبضہ اور تصرف میں کرلیا۔ وہ لوگ کبھی آسمان پر چلے جاتے اور کبھی زمین پر اُتر آتے تھے۔ لیکن اپنی کوتاہ بینی کے سبب وہ مغرور ہوگئے۔ انا ولا غیری (میرے سوا کوئی نہیں ہے)۔ یہاں تک کہ دنیا والوں کے کانوں تک یہ گونج پہنچی کہ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً (آدم کو میں نے زمین پر اپنا خلیفہ بنایا ہے)۔ دورِ ثالث کے آخری زمانہ اور دورِ چہارم کے دوران آدم علیہ السلام عالمِ وجود میں آئے۔ جنوں کے مورخوں بیاس وغیرہ نے چار ادوار کو چار ازمنہ قرار دیا ہے۔ دورِ اول ستیگ ہے جس کی مدت سترہ لاکھ اور اٹھائیس ہزار سال ہے۔ دورِ دوم، ترتیا، اس کی مدت بارہ لاکھ اور چھیانوے

---

[1] شیخ محی الدین ابن العربی کا اصلی نام محمد اور والد کا نام علی بن محمد عربی تھا۔ ان کی ولادت ۱۱۶۵ء میں اور وفات ۱۲۳۰ء میں ہوئی تھی۔ اسلامی تصوف میں انھوں نے فلسفۂ وحدتِ وجود کا اضافہ کیا۔ ان کی مشہور ترین کتابیں فصوص الحکم اور فتوحاتِ مکیہ ہیں۔ ویسے تو انھیں پانچسو سے زائد کتابوں کا مصنف بتایا جاتا ہے۔ خزینۃ الاصفیا: ۱: ۱۱۲۔ ۱۱۳۔

ہزار سال۔ دور سوم، دواپر، اس کی مدت آٹھ لاکھ اور چونسٹھ ہزار سال، اور دور چہارم، کلجگ، چار لاکھ اور بتیس ہزار سال۔ فرمند اب تک ہجرت سے ۱۴۰۱ سال گذر چکے ہیں اور دور کلجگ کے ۵۰۳۲ سال گذر چکے ہیں۔ بعض لوگوں نے لاعلمی میں رام چندر، کشن اور ارجن وغیرہ کو ابوالبشر آدم علیہ السلام کی اولاد میں شمار کر لیا ہے۔ یہ تصور بے بنیاد ہے یعنی بالکل غلط ہے۔ کیوں کہ رام چندر، دور ترتیا میں تھے۔ بششٹ نے اُن کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ برہما کی نسل سے تھے۔ اور برہما کا زمانہ ستجگ کا زمانہ تھا۔ اور مہادیو کا بھی زمانہ وہی تھا۔ ان دونوں کو قادر مطلق[له] نے بلا ماں و باپ کے پیدا کیا تھا۔ برہما کی تخلیق نور، اور نار سے ہوئی تھی اور مہادیو کو "نار اور باد" آگ اور ہوا سے پیدا کیا گیا تھا۔ اس لحاظ سے آدم علیہ السلام کی ولادت دور دواپر کے آخری زمانے میں ہوئی تھی کشن اور ارجن باوجودیکہ وہ آدم علیہ السلام کی اولاد کے ہم عصر تھے لیکن بیاس کے قول کے مطابق ان کا سلسلۂ نسب راجانند ادیشودا تک پہونچتا ہے اور خود راجانند کا زمانہ دورِ ترتیا تھا۔ اسی سبب سے کشن وغیرہ کو راجانبی ([illegible]) کہتے ہیں۔ راجانند کی اولاد میں سے بعض جنات اور فرشتے (ملائکہ عنصری) متندکرہ اقلیم پر آدم علیہ السلام کے بیٹوں کشن اور ارجن کے دنیا میں آنے کے وقت تک تصرف پذیر رہے۔ بیاس نے لکھا ہے کہ کشن کا ظہور اس وجہ سے ہوا تھا کہ کنس دانو (दानव) کو تہ تیغ کر دے۔ اور مہابھارت کی جنگ میں جنوں کی ساری قوم کو ہلاک کر دے تاکہ اقلیم ہند اُن لوگوں سے پاک ہو جائے۔ اور آدم علیہ السلام کے فرزند آکر اس پر قبضہ کر لیں کیوں کہ جنوں کا دور پورا ہو چکا تھا اس دور میں ملک عنصری کو دیوتا بھی کہتے تھے بلکہ ملائکہ نورانی کو دیوتا کو مقرب اور کچھ بھی کہتے تھے۔ جنات کو دیوتا اور دانو، راکھشس اور دانو کے ناموں سے موسوم کرتے تھے۔ یہ بھی کہتے تھے کہ انسان کا وجود انہی میں پایا جاتا ہے اس گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ مہادیو ایک جن تھا جس کی تخلیق آگ سے ہوئی تھی لیکن اپنی قوم کے لوگوں میں وہ صوری اور معنوی کمالات کے لئے بے نظیر سمجھا جاتا تھا اس کی زبان سے کلمات توحید نکلے اور امور غیبی (مکاشفات) ظہور پذیر ہوتے تھے۔ قال اللہ تعالیٰ

[له] برہم۔ قادر مطلق یا ذات مطلق۔ جس کے کوئی صفات نہیں ہیں وہ لاثانی اور لامتناہی ہے

ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون " زمیں نے نہیں پیدا کیا جن اور انسان کو مگر اس لئے کہ
وہ میری عبادت کریں)۔

جنوں کی عرفانیت کے بارے میں محولہ بالا آیت ایک دلیل کامل کا حکم رکھتی ہے۔ تفسیر زاہدی میں لکھا ہے کہ ہمارے پیغمبر علیہ السلام کی بعثت سے پہلے جن اور دیو آسمانوں پر جاتے تھے اور فرشتوں کی باتیں سنتے تھے لیکن ہمارے پیغمبر احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعثت کے بعد آسمانوں کا راستہ ان کے لئے بند کردیا گیا۔ غرضکہ ہمارے پیغمبر کے ظہور سے پہلے انھوں نے جن بعض امور کی پیشین گوئی بطور کشف کی تھی، ان پر یقین کرنا چاہیے کیوں کہ ان باتوں سے کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچتا ہے۔
ہم صوفیاء کا مشرب تو یہ ہے کہ جو بھی اچھی بات کسی بھی فرقے میں پائی جاتی ہو اُسے اختیار کرلینا چاہیے۔
اس سلسلے میں رسول اکرم کی یہ حدیث ہے: خذ ما صفا ودع ما کدر (اچھی بات لے لو، بری بات چھوڑ دو)۔
ہمارے اس مشرب کے بارے میں صادق آتی ہے۔ اب میں اپنے اصلی موضوع کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

جب دورِ ستجگ کا مجموعی زمانہ، جو دورِ اول تھا، ختم ہوگیا تو ملک عنصری اور جنات نے بلا کسی رخنہ وخلل اپنی زندگی عیش وعشرت میں گزارنے لگے اور ان میں تکبر اور رعونت پیدا ہوگئی۔ ترتیا کے زمانے میں، جو دورِ دوم کے مترادف تھا، اُن سے احکامِ الٰہی کے خلاف اعمال سرزد ہوتے رہے۔
اُس زمانے میں مہادیو نے اُن سے کہا کہ اگر تم اپنی فلاح وبہبود چاہتے ہو تو راہِ اطاعت اختیار کرو اور شریعت الٰہی کے مطابق عمل کرو۔ لیکن دنیاوی تکبر کے سبب سے یہ بات اُن کی سمجھ میں نہ آئی۔ اس بات پر مہادیو کی رگِ حمیت حرکت میں آگئی اور انھوں نے متذکرہ بالا جماعت سے پھر کہا "خبردار! ہوشیار رہو، انشاء اللہ تعالیٰ زمانہ دواپر میں حق تعالیٰ ایسے ایک شخص کو پیدا کرے گا جو اُس روئے زمین میں تمہارا نام ونشان تک باقی نہ چھوڑے گا۔ یہ بات کہہ کر مہادیو کوہِ کیلاش کے لئے روانہ ہوگئے ان کی زوجہ، پاربتی محولہ بالا باتیں سن کر حیرت میں پڑ گئی۔ اور اُس نے ان کا تعاقب کیا۔ جب مہادیو اپنی منزلِ مقصود کوہِ کیلاش پر پہنچ گئے تو آرام سے وہ وہاں زندگی بسر

کرنے لگے موقع پاکر ایک دن پاربتی نے مہادیو سے دریافت کیا۔" اس دن آپ نے فرمایا تھا کہ دورِ دواپر میں قادرِ دانا (خداوند تعالیٰ) ایسے ایک عقلمند شخص کو جنم دے گا جو تمام دیوتاؤں اور دیوؤں وغیرہ کو معدوم کرکے تمام روئے زمین پر تصرف حاصل کرے گا۔ جس وقت سے میں نے آپ کی زبان سے یہ بات سنی ہے اس وقت سے میں حیرت زدہ ہوں۔ لہذا اس وقت آپ وہ اصلی بات بتلائیے کہ قادرِ مطلق اس شخص کو کس قسم سے پیدا کرے گا۔" چوں کہ مہادیو کو اپنی زوجہ سے درجۂ رتم محبت تھی اس لئے بدرجۂ مجبوری وہ اصل واقعہ بیان کرنے لگے۔ کوہ کیلاش کے دامن میں بشسٹ منی عبادتِ حق میں منہمک تھے۔ مہادیو اور پاربتی کے درمیان جو سوال وجواب ہوتے تھے۔ بشسٹ منی نے مہادیو سے اپنے غلبۂ اخلاص کی وجہ سے اس گفتگو کو بالتفصیل قلم بند کرلیا۔ چنانچہ منی سار ([illegible]) نامی مقام بہ ثبوت (سننے والا) اور شونک (سننے والا) اپنی قوم میں مجتہدین کامل کا مرتبہ رکھتے تھے۔ ان کے زاہد و عابد افراد بشسٹ منی کے بیانات کو نقل کرتے ہیں جو یہ ہیں نہ کم نہ زیادہ۔ ان شلوک کا ترجمہ کسی کمی و بیشی کے پیش کیا جاتا ہے۔ پہلے میری خواہش تو یہ تھی کہ ان شلوکوں کو بجنسہٖ نقل کیا جائے لیکن وہ ہر ایک کے سمجھ میں نہ آئیں گے۔ اس لئے ایک شلوک بطور نمونہ یا شہادت کے نقل کیا جاتا ہے اور بقیہ شلوکوں کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ ہر شخص بلا تکلف ان کا مطالعہ کرے۔ وہ شلوک یہ ہے۔

اُدبا نیہ تیرتھا بوڈ ایں شوبھتہیۂ
دینل تنہیُ بشسٹ سنبھا کو سنبھا آترا کہنڈری زہدا

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مہادیو نے کہا۔" اے پاربتی۔ دواپر کے دور میں عجیب وغریب امور وقوع پذیر ہوں گے تو قادرِ مطلق بیچون نارد کو حکم دیں گے کہ" برہما بدھی نام کن" یعنی فرشتوں سے کہہ کر وہ زمین پر جا کر ایک شئی جیتی لائیں اور اس شئی کو برہما کے سپرد کر دیں۔ ان کی اصطلاح میں برہما موکل کو کہتے ہیں جو اللہ کے حکم سے مخلوقات کی تخلیق کرتا ہے اور نارد بذاتِ خود ایک دیوتا کی حیثیت رکھتے ہیں جو اس قوم کے کامل اشخاص پر نازل ہوتے ہیں۔ لہذا نارد فرشتہ تعالیٰ

حکم آسا بدھی (برہما) کو پہنچایا اور یہ کہا کہ قادرِ مطلق نے اپنی بے حد دوستی کی وجہ سے آپ کو یہ خدمت تفویض کی ہے۔ اُن کی خواہش ہے کہ آپ اُس مٹی سے ایک شخص کو پیدا کر دیں۔ نارد جب اپنی پوری بات کہہ چکے تو آسا بدھی مذکور برہما کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہیں نارد نے یہ بات خود اپنی طرف سے کہی ہے یا حق تعالیٰ کا ہی حکم ایسا ہے؛ اس بات کی تحقیق کے لئے وہ اس ذات بیچون کی طرف متوجہ ہوئے۔ انھوں نے کہا: "میں حاضر ہوں! میرے لئے کیا حکم صادر ہوتا ہے اور جو حکم ہوگا اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچاؤں گا۔" لہٰذا ایک ندا آئی: "جو کچھ میں نے کہا تھا وہ سب کچھ نارد نے تم سے کہہ دیا ہے۔" اس لئے نارد اس مٹی کو لے کر کنڈل اپکر یعنی برہما کی خدمت میں پہنچا اور ان سے کہا۔ "ایک ایسے شخص کی تخلیق کیجئے جو بہت طاقتور و خیر بردہو۔ اس کا چہرہ آگ کی طرح دکتا ہو؛ یعنی اس کا حسن اتنا کمل ہو کہ ہر شخص اس کی طرف نظر نہ کر سکے۔"
اس کا پہلا نام آدیا تھ (آدیاتھ) تھا اور نام ثانی آدم علیہ السلام۔ جب برہما اس کے قالب کو پیش کریں گے تو اللہ تعالیٰ اُنھیں اپنی قبولیت عطا فرمائیں گے تاکہ تمام مخلوق اُن کی پرستش کرنے لگے۔ اسی اثنار میں پارتی نے مہادیو سے دریافت کیا کہ "وہ شخص جس کے اس قسم کے کمالات قادرِ مطلق نے بیان فرمائے ہیں، کب پیدا ہوگا؟" مہادیو نے جواب دیا: تجب دوپر دواپر کے اختتام تک تین ہزار باقی رہ جائیں گے، اس زمانے میں آدم پیدا ہوں گے۔ اے پارتی وہ گندھرب یعنی وہ فرشتہ آسمان سے زمین پر اُتر کر یہ کہے گا کہ اے مادرِ زمین مجھے اپنی ایک مٹی خاک عنایت کر۔ لہٰذا زمین اُسے یہ جواب دے گی کہ اے فرزند میں ہرگز تجھے مٹی نہ دوں گی۔ مجھے معاف رکھ۔ جس شخص کو مجھ سے پیدا کرنا چاہتے ہو اس سے بکثرت گناہ سرزد ہوں گے۔ نہ وہ یگ (قربانی) کرے گا اور نہ ہی دان (خیر خیرات) نہ روزہ رکھے گا، اور نہ ہی تیرتھ استھان (زیارت گاہ) جائے گا۔" لہٰذا وہ فرشتہ زمین کی یہ باتیں سُن کر واپس آسمان پر جائے گا، اپنے مقررہ مقام پر کھڑے ہو کر خداوند تعالیٰ کو واقعۂ حال سے مطلع کرے گا۔ اُس وقت قادرِ مطلق تم (اس لا لالا) یعنی قابض الارواح کو مخاطب کر کے فرمائیں گیں۔

"تم نے دیکھا۔ بآسانی کسی بھی فرشتہ زمین سے مٹی نہ لا پایا۔" قابض الارواح یہ سن کر کہے گا۔
"اگر حکم ہو تو میں مٹی لے آؤں۔ میں ابھی جا کر مٹی لے آتا ہوں۔" اُسی وقت وہ ایسی برق رفتاری
سے آسمان سے زمین پر اترا جس طرح کہ بارش کا قطرہ آسمان سے زمین پر گرتا ہے۔ زمین کی اجازت
کے بنا وہ اپنا بایاں ہاتھ آگے بڑھا کر زمین سے ایک مٹی خاک لے کر برہما کے سامنے جا کر
پیش کر دے گا۔ برہما اس سے فرمائیں گے کہ "تم تو رحم ہو، لیکن تم نے یہ کام انجام دیا۔ کہ زمین کی
رضا حاصل کئے بنا تم مٹی لے آئے اور اس بارے میں زمین دعویٰ کر رہی ہے۔ اگر میں نے اس مٹی
سے ایک مجسمہ تیار کیا تو وہ کس طرح مبارک ثابت ہوگا۔" قابض الارواح یہ جواب دے گا کہ
"قادرِ مطلق نے مجھے جو حکم دیا تھا، میں نے اس کی تعمیل کی اور جو حکم تمہارے لئے ہے کہ تم اس سے
ایک مجسمہ تیار کرو تم اس پر بلا کسی تاخیر کے عمل کرو۔ بحث و مباحثہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں
ہے۔" اے پاروتی اُس وقت دورِ دواپر کے ختم ہونے میں تین ہزار سال کی مدت باقی رہ
جائے گی اور یہ پہلے جس انسان کی تخلیق کی تھی اس کی تخلیق سے پانچسو سال گزر چکے ہوں گے۔"
پاروتی نے پھر سوال کیا۔ "کیا اس قالب کو تیار کرنے میں پانچسو سال لگیں گے، کس پانی میں ملا کر اس
مٹی کا خمیر تیار کریں گے اور اُس کو کس آگ سے پکائیں گے۔ میں یہ سوچ سوچ کر حیرت زدہ ہوں۔
ان سوالوں کا جواب جلدی سے دیں۔" مہادیو نے جواب دیا کہ "اے میری روح، قادرِ مطلق کی پیشانی
سے حسبِ ضرورت پانی کی بوندیں ٹپکیں گی۔ اُس پانی سے قدرت اُس مٹی کا خمیر تیار کرے گی اور
اُس آگ سے، جو برہما کے پاس بطور امانت محفوظ ہے، اُس مجسمے کو پکایا جائے گا۔ اُس پورے
مجسمے کو برہما بذاتِ خود اپنے ہاتھوں سے بنائیں گے، لیکن اُس کے سر اور چہرے کے بنانے
میں مشغول رہ جائیں گے۔ اُس موقع پر قادر بیچوں کا ہاتھ عالم غیب سے نمودار ہوگا۔ وہ
(خدا تعالیٰ) اپنے ہاتھوں سے آدم کے چہرے کو بنائے گا۔ اس بارے میں ایک حدیث ہے:
خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ (اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا) اس موقع پر اس صورت
حال کا مشاہدہ کر کے برہما ادب کے ساتھ علیحدہ کھڑا ہو جائے گا۔ اس کے بعد قدم سے سر تک ایک مجسمہ تیار ہوگا
اس وقت

قادرِ مطلق اپنا دستِ آدم کے سر پر رکھ کر اپنے منہ سے آدم کے کان میں روح پھونکے گا۔ وہ روح (ریاہوا) اس انسان کے سارے جسم میں سرایت کر جائے گی۔ اس طرح باری تعالیٰ کی ذات آدم کے سر سے پیر تک کے تمام عناصر کو اپنی ذات کے پرتو سے اس طرح منور کر دے گا کہ وہ اس کو محیط ہوجائے گا۔ قال اللہ تعالیٰ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي (میں نے اس میں اپنی روح پھونکی) اس آیت سے اس بات کا علم ہوتا ہے اے پاربتی بھوم دیوتا (منگل) اس آدم کو سجدہ نہ کرکے دیدہ و دانستہ قادرِ مطلق کے حکم سے روگردانی کرے گا کیوں کہ سارے دیوتا اس بات کو دیکھیں گے کہ قادرِ مطلق نے بذاتِ خود اپنے ہاتھوں سے آدم کی تخلیق کی ہے اور اپنا نور اس کے جسم میں پھونکا ہے۔ اس بات کو دیکھ کر برہما تمام دیوتاؤں کے ساتھ اس آدم کو سجدہ کریں گے اور بھوم (دیوتا) اپنی جہالت و تکبر کے زیرِ اثر خود کو رسوا کرے گا۔ اس کو نہ تو فلک الافلاک میں، نہ برہما کے مقام میں، نہ دیوتا کے مقام میں اور نہ گندھرب کے مقام میں، نہ راکششوں کے قرب میں، نہ راجاؤں میں اور نہ جوگیوں میں کوئی مقام حاصل ہوگا۔

اے پاروتی اس کی عمر طویل ہوگی اور وہ افضل المخلوقات ہوگا۔ اس کی آنکھیں نیلوفر (کنول) کی طرح شگفتہ ہوں گی اور اس کا چہرہ چند ہزار ماہتابوں کی چودھویں کی روشنی کے مثل درخشاں ہوگا۔ اے پاروتی۔ جب برہما آدم کے وجود میں باری تعالیٰ کی تجلی کو کارفرما دیکھے گا تو وہ بے اختیار ہوکر خود کو ان پر نثار کر دے گا اور ان کے سامنے سجدہ کرے گا۔ ذیل کے شعر میں فریدالدین عطار[1] نے اس مقام کی طرف اشارہ کیا ہے:

---

[1] نیشاپور سے ملحق کدکن نامی مقام میں آپ کی ولادت ۵۱۳ھ میں ہوئی تھی۔ ابتدا میں شیخ رکن الدین اکاف کی خدمت میں حاضر ہوکر توبہ و استغفار کیا تھا اور شیخ مجدالدین بغدادی کے مرید تھے۔ انھوں نے بہت سے مشایخ کی خدمت میں رہ کر فیضان حاصل کیا تھا۔ پند نامہ عطار، الٰہی نامہ، بیسر نامہ، منطق الطیر انکی تصانیف ہیں۔ وہ فلسفۂ وحدت وجود کے پیرو تھے۔ آپ نے ۶۲۷ھ میں وفات پائی۔ مزار نیشاپور میں واقع ہے۔ خزینۃ الاصفیا جلد دوم ص ۲۶۲، ۲۶۳

گر نبودی ذات حق اندر وجود
آب و گل را کے ملک کردے سجود
(اگر انسان کے وجود میں حق تعالیٰ موجود نہ ہوتا تو پانی اور مٹی کے مجسمہ کو فرشتہ کیونکر سجدہ کرتا؟)

اے پاروتی۔ اُس وقت قادرِ مطلق تمام مخلوقات کو حکم دیں گے کہ وہ آدم کو سجدہ کریں اور تمام دیوتا، منی، راکشش اور جن وغیرہ یکبارگی سب کے سب سجدہ میں گر جائیں گے۔ ہنوت نامی دیوتا یعنی عزازیل سجدہ نہ کرے گا۔

قولہ تعالیٰ: و اذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لاٰدم فسجدوا الا ابلیس۔ تا۔ من الکافرین۔ (اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں تو سب نے سجدہ کیا۔ اِلّا ابلیس جس کا تکبر بڑھ گیا تھا اور وہ کافروں میں شامل ہو گیا تھا) اور حسد کی بنا پر وہ آدم کی مذمت میں لب کشائی کرے گا اور کہے گا کہ وہ ایک بدترین خلقت ہے کیونکہ ہماری تخلیق تو لطیف آگ سے ہوئی ہے اور اُس مٹی کے پتلے کو گندی مٹی سے بنایا گیا ہے۔ لہٰذا تمام دیوتاؤں کو مخاطب کر کے وہ کہے گا کہ "تم ہی لوگ اس بات کا فیصلہ کرو کہ میں کیونکر آدم کو سجدہ کروں اور قرآن کی یہ آیت اس واقعہ کی شاہد ہے۔ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین (تم نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور انھیں خاک سے، اس لئے میں کیسے انھیں سجدہ کر سکتا ہوں۔ اوپر جانے والی چیز نیچے چلنے والی چیز کو کیسے سجدہ کرے)

اے پاروتی تمام چیزوں سے زیادہ بڑی چیز تکبر ہے۔ لہٰذا عارف وہ شخص ہے جو ہر حالت میں اُس ذات قادر بے چوں کو حاضر و ناظر جانتے ہوئے با ادب رہے۔ جب اس (ابلیس) نے آدم کو حقارت کی نظر سے دیکھا اور اس نے کہا کہ دوزخ میں جا کر وہ باہر آجائے گا۔ اے پاروتی۔ قادر مطلق آدم کو ہفت اقلیم کی بادشاہی تفویض کرے گا۔ سخاوت و شجاعت بدرجہ اتم عطا کرے گا۔ اور ابتداء سے انتہا تک تمام علوم سکھائے

بہرہ ور کرے گا۔ قال اللہ تعالیٰ وعلم آدم الاسماء کلہا (اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام نام سکھا دیئے)

اے پاروتی! تمام مخلوقات وغیرہ جن کی تخلیق آگ سے ہوئی تھی اُس (آدم) سے خوف زدہ رہیں گے اور تمام مخلوق پر اُس کا غلبہ رہے گا۔ زمین پر مکان تعمیر کرکے لوگ آباد ہو جائینگے اور تمام روئے زمین کو اپنے قبضے اور تصرف میں لاکر وہ حکومت کرے گا۔" پاروتی نے پھر مہادیو سے سوال کیا، "جس وقت اتنا حسین و جمیل، باہمت جری اور صاحب عرفان شخص مٹی سے پیدا ہوگا تو اس کے لئے اس کی زوجہ کہاں سے پیدا کی جائے گی۔" مہادیو نے جواب دیا کہ اے پاروتی! "اس کے بائیں پہلو سے ایک عورت پیدا ہوگی اور اُس کا حسن چودھویں کے چاند کے مثل اور اس کا جسم کنچن کے مانند چمکدار ہوگا۔ وہ سولہ سال کی پیدا ہوگی اور اُسی وقت آدم اس کے ساتھ مجامعت کرے گا اور اس کا حسن اس درجہ کامل ہوگا کہ گویا اُسے کامرت (काम की रति) کی بیوی (رتی) کہنا چاہیئے۔ دنیا کو منور کرنے والے اس کے حسن کو دیکھ کر اکثر لوگ یہ کہیں گے کہ وہ پاروتی ہے اور آدم کو مہادیو کہنے لگیں گے اور تم ہمارے ساتھ کوہ کیلاش پر بیٹھ کر لاتعداد متنوع تفریحات کا مشاہدہ کروگی۔ اے پاروتی! آدم کی زوجہ کے بطن سے جو پہلا لڑکا تولد ہوگا، اس کا نام "نیلا" ہوگا۔ وہ قوی ہیکل ہوگا۔ اس سے اکثر عجوبات ظاہر ہوں گے اور اس لڑکے کے بعد ایک لڑکی پیدا ہوگی، مذکورہ لڑکے سے اس کا نکاح کردیا جائے گا اور نیلا اپنی زوجہ کو ساتھ لے کر آدم سے جدا ہوکر، روئے زمین پر الگ آباد ہو جائے گا۔ تھوڑے ہی زمانے میں اس سے بہت زیادہ اولادیں وجود میں آجائیں گی اور تمام دنیا پر وہ غلبہ حاصل کرے گا۔ وہ اُس قدر قوی ہیکل اور شجاع ہوگا کہ تمام جنوں کو اپنا مطیع کرے گا اور جو کوئی اس کی اطاعت نہ کرے گا وہ اُسے ہلاک کردے گا۔ آدم کی زوجہ سے جو دوسرا لڑکا جنم لے گا اس کا نام نہیلا ہوگا۔ پھر ایک لڑکی پیدا ہوگی، اس کا بیاہ

نہیلا سے کردیا جائے گا۔ اس کے بعد تیسرا لڑکا پیدا ہوگا، اس کا نام دھنی ہوگا۔ وہ بے حد نڈر ہوگا۔ وہ برہما اور بشن کو تسلیم نہ کرے گا۔ دھنی میری ہر قسم کی عبادتوں کو بہ نظر تحقیر رد کردے گا۔ جہاں کہیں عبادت خانے دیکھے گا ان میں پیشاب کرے گا اور ہمارے دین کی ہر طرح سے مخالفت کرے گا اور دیوتا کی تمام عبادتوں معاملوں اور کاموں کے برخلاف عمل کرے گا۔ آدم کے چوتھے بیٹے کا نام بدھال ہوگا اور وہ پنج اقلیم پر تصرف حاصل کرے گا اور دیوتا اور دینت سے بزور خراج وصول کرے گا اور جو کچھ پہلے کبھی نہ ہوا تھا، بدھال وہ سب کچھ کرے گا۔ دنیا کے تمام راجا اس کی اطاعت اور فرماں برداری کرنے لگیں گے۔ وہ ایک نئی شریعت اختراع کرے گا۔ علی ہذا ابو العباس۔

اے پاروتی، آدم کی زوجہ سے پہلے لڑکا پیدا ہوگا اور بعد میں لڑکی۔ اور ہر ایک لڑکے کے سپرد ایک لڑکی کردی جائے گی۔ مجموعی طور پر اکیس[۲۱] لڑکے اور بیس[۲۰] لڑکیاں پیدا ہوں گی۔ ان میں سے ایک لڑکی کے لئے دو لڑکوں میں تنازع اٹھ کھڑا ہوگا اور ایک لڑکا اپنے بھائی کو قتل کرکے اس لڑکی کو ساتھ لے کر کوہ کیلاش کی طرف چلا جائے گا۔ وہاں جاکر وہ بہت قوت اور شان و شوکت پیدا کرے گا۔ پہاڑ کی کان سے سونا چاندی نکال کر بنی نوع انسان کو عطا کرے گا۔ اور روئے زمین کے تمام لوگ اس کی فیاضی کا سنکر اس کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے، حسب خواہش سونا چاندی اپنے ساتھ لے آئیں گے اور آدم کا وہ بیٹا بڑا ایک بادشاہ ہوگا اور اس گناہ کے احساس کی ندامت میں کہ اس نے اپنے بھائی کو قتل کیا تھا، بہت زیادہ عبادت و ریاضت کرے گا اور ہمیشہ نیلے رنگ کا لباس پہنا کرے گا۔

(باقی آئندہ)